مولانا شیخ محمد عادل ربانی

تمام برائیوں کی اصل جڑ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

اب، منافقین لوگ بھی ہیں۔ مسلمانوں میں بھی منافقین ہیں اور غیرمسلمانوں میں بھی۔ آج کل مسلمانوں میں نفاق بہت کم پائی جاتی ہے؛ دراصل مسلمان کو منافق ہونے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتے تو بس نہیں پڑھتے؛ انہیں اس کی کوئی پرواہ بھی نہیں۔ اس زمانے کے مسلمان زیادہ تر یہ بھی نہیں جانتے کہ نفاق کیا چیز ہوتی ہے۔ اصلی منافق غیرمسلمان منافقین ہیں۔ وہ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں اور انہیں ہر طرح کی برائیوں کا الزام دیتے ہیں۔ یہ غیرمسلمان لوگ عام طور پر لوگوں کو اسلام کے بارے میں ڈراتے ہیں۔ مسلمان کا نعرہ، یہ دعا ہے، **"اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ"**، مطلب: "اے اللہ، تو ہی سلام (سلامتی اور امن دینے والا) ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے، لہٰذا اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔" تمام خیر و عافیت صرف تیرے پاس سے ہی آتی ہے اور اسلام کے دین میں موجود ہے۔ مسلمان جن احکامات کی پیروی کرتا ہے وہ یہی ہیں: کسی کو تکلیف نہ دو۔ کسی پر ناحق ظلم نہ کرو۔ کسی کو قتل نہ کرو۔ کسی کے حق میں دست اندازی نہ کرو۔ اور کسی کا مال نہ چھینو۔ یہ احکامات مسلمانوں کے لیے ہیں۔

لیکن غیرمسلمان کیا کرتے ہیں؟ وہ "اسلاموفوبیا" کی بات کرتے ہیں۔ وہ ہر کسی کو اسلام کے بارے میں ڈراتے ہیں۔ یہ سب سے بڑی نفاق ہے۔ جن ڈر کے بارے میں ہمیں باتیں کرنی چاہئیں وہ الگ ہیں۔ یہاں عیسائی فوبیا (عیسائی مذہب کا ڈر)، بدھسٹ فوبیا (بدھ مذہب کا ڈر)، ہندو فوبیا (ہندو مذہب کا ڈر) اور کمیونسٹ فوبیا (کمیونزم کا ڈر) کی بات ہونی چاہیے۔ یہ ڈر اصلی ہیں۔ دنیا میں کسی گروہ نے اپنے ہی لوگوں کو اتنا نہیں قتل کیا جتنا کہ عیسائیوں نے دوسرے عیسائیوں کا کیا ہے۔ جب صلیبی لشکریں اناطولیہ آئیں تو وہ آرمینی قلعوں تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا، "ہم بھی عیسائی ہیں؛ آؤ ساتھ مل کر جنگ لڑتے ہیں۔" آرمینی لوگوں نے یہ مان کر اپنے دروازے کھول دیے۔ اندر آتے ہی صلیبی لشکروں نے ایک بھی آدمی کو زندہ نہیں چھوڑا۔ انہوں نے سب کو قتل کر دیا—چھوٹے بڑے، مرد، عورت اور بوڑھے—یہ کہہ کر کہ "تم ہم میں سے نہیں ہو۔" اس سے پہلے قسطنطین تھا، قسطنطنیہ کو قائم کرنے والا؛ اسی نے عیسائیت کو بگاڑا۔ اس نے ہر کسی کو قتل کر دیا جو عیسیٰ علیہ السلام کو "اللہ کا بیٹا" نہیں مانتے تھے۔

یہاں جرمنی میں جب پندرہ سو سال پہلے عیسائیت پھیلی تو لوگ پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو رسول مانتے تھے۔ پھر ایک مختلف فرقہ آیا اور انہوں نے ہر اس شخص کو قتل کر دیا جو ان کے سامنے جھکنے سے انکار کرتا تھا۔ پھر اسپینی اور پرتگالی آئے۔ انہوں نے اپنے قسم کے لوگوں کے سوا باقی سب کو عذاب دیا اور قتل کیا۔ انہوں نے افریقہ سے لاکھوں لوگوں کو لے لیا؛ زیادہ تر لوگوں کو مار دیا اور باقی کو غلام بنا لیا۔ امریکہ پہنچ کر انہوں نے جتنے مقامی لوگوں کو مار سکتے تھے مار دیا۔ جنہیں سیدھے نہیں مارا انہیں بیماری والے

www.mawlanasultan.org

سامان دے کر برباد کر دیا۔ جنوبی امریکہ میں بھی یہی ہوا۔ ان نام نہاد عیسائیوں نے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا۔ پھر وہ "اسلاموفوبیا" کی بات کیوں کرتے ہیں لیکن "عیسائی فوبیا" کی نہیں؟ یہی بات مجھے غصہ دلاتی ہے۔ کبھی سنا گیا ہے کہ کسی مسلمان نے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا ہو؟ ایسی بات کبھی سنی گئی ہے؟ منگول تھے جو اپنے راستے میں سب کچھ برباد کر دیتے تھے۔ لیکن آخر میں وہ بھی اسلام لے آئے۔ اسلام سے پہلے وہ جنگلی تھے جو سب کو ذبح کر دیتے تھے۔ مسلمان بننے کے بعد انہوں نے تہذیب لائی۔ ہندوستان جا کر دیکھو؛ ہر جگہ ان کے کیے ہوئے کام دکھائی دیں گے۔ اصل میں یہ پورا کام شیطان کا ہے۔ اگر کسی مسلمان نے کبھی ظلم کیا ہو—جو بہت مشکل سے سنا جاتا ہے—تو لوگ اس معاملے کی گہرائی میں جا کر دیکھیں۔ ہر دفعہ اس کی جڑ میں غیرمسلمان ہی ملیں گے۔

شکر اللہ ﷻ کا، پچھلے ہفتے ہم وسط ایشیا میں تھے، ازبکستان میں۔ انہوں نے علم پھیلایا؛ دنیا میں دنیاوی اور روحانی دونوں علم۔ وہاں کے مسلمانوں نے ہر طرف روشنی پھیلائی۔ اسلام سے پہلے ان ملکوں میں علم کے تعلق سے کچھ نہیں موجود تھا؛ اسلام نے انہیں روشن کیا۔ ان کے علم نے انہیں بھی فائدہ پہنچایا اور پوری دنیا کو بھی۔ اور یورپ تک ساری تہذیب اسپین کے مسلمانوں کے ذریعے پہنچی۔ وسط ایشیا کے ان علاقوں میں بہت سے روحانی رہنما بھی تھے۔ ان کے لاکھوں مرید تھے۔ وہ مشایخ اپنے مریدوں کو دوسرے ملکوں میں بھیجتے تھے—انہیں حق کا راستہ دکھانے، علم اور ادب سکھانے اور زندگی کا مطلب بتانے کے لیے۔ اور وہ لوگوں کے لیے فائدہ مند تھے—ہر طرح سے—کیونکہ انہوں نے انسانیت سکھائی۔

آج کل لوگ "انسانیت پسندوں" کی بات کرتے ہیں، لیکن وہ بھی ایک طرح کے منافق ہیں۔ شیطان کبھی آرام نہیں کرتا؛ کبھی نہیں سوتا۔ ہم سوتے ہیں، لیکن وہ اپنا کام جاری رکھتا ہے؛ وہ کبھی نہیں تھکتا۔ یہ اللہ ﷻ کی ایک حکمت ہے: جب انسان کوئی اچھا کام کرنے نکلتا ہے تو اسے سستی یا کسل آتی ہے، لیکن جب وہ برا کام کرنے نکلتا ہے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے حق کے راستے والوں کے لیے، شکر ہیں اللہ ﷻ کا، اللہ ﷻ ان کے اعمال کو ان کی نیت کے مطابق قبول کرتا ہے۔ اگر شیطان نے ان سے وہ کام نہیں کروایا، لیکن انہوں نے صرف کہا "ہم کریں گے"، تو اللہ ﷻ انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب دیتا ہے۔ وسط ایشیا میں کمیونسٹوں نے کہا، "ہم نے اسلام کی جڑیں اکھاڑ دی ہیں۔" کوئی بھی برا کام نہیں چھوڑا جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ لیکن شکر ہیں اللہ ﷻ کا، جب وہ چلے گئے تو اسی مٹی سے اسلام دوبارہ اگ آیا۔ انہوں نے وہاں کے علماء کی قبریں اور پوری اسلامی قبرستان زمیں دوز کر دی، اور ان جگہوں پر غیرمسلمان بسائے۔ بدقسمتی سے یہ قبرص اور ترکی میں بھی زیادہ تر ہوا ہے؛ انہوں نے پرانی قبرستان ہٹا دی اور ان کی جگہ بیکار عمارتیں کھڑی کر دی۔ قبرص میں انہوں نے ہمارے اجداد اور بزرگوں کی قبریں صاف کر دی تاکہ دوسرے تعمیراتی منصوبوں کے لیے جگہ بن سکے۔ انہوں نے وہ بڑے پرانے عثمانی قبرستان کے پتھر پھینک دیے اور ان کی جگہ اسکول اور ایسے ہی بیکار عمارتیں بنا دی—اور یہ قبرص کے بہت سے علاقوں میں ہوا ہے۔ حالانکہ وہ قبریں ہماری زمین کی ملکیت کے سند تھے۔ اگر آج آپ کہنا چاہتے ہیں "یہ ہماری زمین ہے" تو اب آپ کے ہاتھ میں کوئی ثبوت نہیں۔ وہاں پانچ سو سال پرانی قبریں تھیں؛ انہوں نے سب ہٹا دی اور پھینک دی۔ جیسا کہ ہم نے کہا، انہوں نے سوچا کہ وسط ایشیا کے لوگوں کو اسی سال تک دین سے الگ کر کے انہیں سب کچھ بھلا دیا۔ شکر ہیں اللہ ﷻ کا؛ اللہ ﷻ نے ایک جھٹکے میں ان ظالموں کو اس علاقے سے مٹا دیا۔ اور اسلام وہاں دوبارہ کھلا، شکر ہیں اللہ ﷻ کا۔ یہ وہاں کے مرشدوں اور مشایخ کی برکت سے ہے؛ ان کی جڑیں گہری ہیں۔ اگر اوپر سے نظر نہ بھی آئیں، یا سطح سے بھی کاٹ دی جائیں، پھر بھی وہ اچانک سے گہرائیوں میں سے دوبارہ کھل آتے ہیں۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

لہٰذا مرشد (روحانی تعلیم کا استاد) کی صحبت بہت ضروری ہے۔ ان کے راستے پر چلنا چاہیے۔ ان کا احترام کرنے سے دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کچھ لوگ آگے آکر کہہ سکتے ہیں، "ایسی چیزوں کی ضرورت نہیں۔" ہم انہیں جاہل نہیں کہیں گے؛ ہم انہیں منافق کہیں گے—جو ایسا کہتے ہیں "طریقت ضروری نہیں۔" اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم خود سے نہیں سیکھ سکتے۔ تم خود سے انجینئر یا ڈاکٹر نہیں بن سکتے۔ تمہیں لازمی ایک استاد چاہیے۔ عقلمند شخص اس کی قیمت پہچانتا ہے۔ آخرت کے لیے وہ ایسی رہنما کی صحبت چاہتے ہیں۔ ہم نے وہاں بہت سے سلطانوں کی قبریں دیکھیں؛ وہ سب اولیاء کے پاس دفن ہونا چاہتے تھے۔ کچھ تو اپنے مرشد کے قدموں میں لیٹنا چاہتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو کبھی دنیا پر حکومت کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بے وجہ نہیں کیا۔ اگر آپ اس دنیا میں عقلمند لوگ ڈھونڈھ رہے ہیں تو یہ سب سے عقلمند ہیں۔ زندگی ہمیشہ نہیں رہتی؛ یہ صرف مختصر وقت کے لیے ہے۔ آخرت کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اپنی آخرت بچانے کا سب سے سیدھا راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے رسول ﷺ سے محبت کریں، کیونکہ آپ ﷺ یہ مبارک الفاظ فرماتے ہیں: "انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔" اسی لیے شیطان اور اس کا لشکر اس بات پر غصے سے پاگل ہو جاتے ہیں—شفاعت یا ہمارے پاک رسول ﷺ کے احترام کے ذکر سے۔ اگر آپ ہمارے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو وہ غصے سے پاگل ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ کبھی نہیں چاہتے کہ لوگ نجات پائیں۔ شیطان نے اللہ عز و جل سے کہا تھا، "میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا؛ ہم ساتھ میں جہنم میں جائیں گے۔" اسی لیے کسی کو بھی نجات پاتے دیکھنا انہیں بہت ناپسند ہے۔

اسی لیے، شکر ہیں اللہ جل جلالہ کا، طریقت کا راستہ وہ راستہ ہے جو ہمارے رسول ﷺ تک لے جاتا ہے۔ یہ ایسا راستہ ہے جو ان کی ﷺ محبت اور ان کی ﷺ شفاعت تلاش کرتا ہے؛ جو رسول ﷺ کے لیے ہر طرح کا احترام اور صحیح ادب سکھاتا ہے۔ اللہ عز و جل ہمیں کبھی اس راستے سے گمراہ نہ کرے، اور دوسروں کو بھی ہدایت عطا فرمائے، ان شاء اللہ۔ یہ راستہ اتنا وسیع ہے کہ سب کے لیے کافی ہے؛ یہ سب کے لیے کافی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا، "مومن، مسلمان، دوسروں کے لیے وہی اچھائی چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔" اسی لیے طریقت انسانیت سے محبت کا راستہ ہے؛ یہ لوگوں کو اس خوبصورت راستے کی طرف اکسانے کے لیے موجود ہے۔ لیکن دوسرے لوگ حسد رکھتے ہیں؛ بہت سے ایسے ہیں جو کہتے ہیں، "صرف میں ہی داخل ہو جاؤں؛ کوئی اور نہیں۔" ہم اس کے بارے میں ایک مزیدار قصہ سناتے ہیں۔ عرب میں ایک خاص قسم کے لوگ ہیں جو ہمارے رسول ﷺ کے احترام سے انکار کرتے ہیں۔ دو آدمی بیٹھ کر بات کر رہے تھے۔ ایک نے کہا، "یہ سب مشرک ہیں؛ صرف تم اور میں بچے ہیں!" پھر اس نے اپنے دوست کے گھر کی طرف دیکھا تو اسے ایک ٹی وی کی سیٹلائٹ تار یعنی ایک اینٹینا دکھائی دیا۔ اس نے کہا، "تم بھی مشرک ہو!" "پوری دنیا میں اب صرف میں ہی مسلمان بچا ہوں!" یہ ان کی سوچ ہے؛ یہ ان لوگوں کی سوچ ہے جو تصوف کی مخالفت کرتے ہیں۔ صوفی لوگ ہمیشہ کہتے ہیں: "باقی سب مجھ سے بہتر ہیں۔" وہ کہتے ہیں، "ماشاء اللہ، باقی سب ہم سے بہت بہتر ہیں۔" ان لوگوں کی سوچ شیطان کی سوچ ہے، جبکہ صوفی کی سوچ ہمارے پاکیزہ رسول ﷺ کی سوچ ہے۔ اللہ جل جلالہ انہیں سیدھا کرے۔ کوئی بھی ان سے دھوکا نہ کھائے؛ بہت سے ایسے ہیں جو آسانی سے دھوکا کھا جاتے ہیں—اللہ جل جلالہ ہمیں حفاظت عطا فرمائے۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔۔

www.mawlanasultan.org

مولانا شيخ محمد عادل رباني

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۳ ستمبر ۲۰۲۶ / ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۴۸
سالزگیٹر-لیبنسٹیڈٹ، جرمنی